مدینۃ المسیح

حضرت اقدس ایدہ اللہ مع اہلبیت خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور کا پچھلا خطبہ جمعہ اپنے اندر ایک خاص رنگ رکھتا تھا۔ جس کا سامعین پر بہت اثر ہوا۔ اس زبردست تقریر میں آپنے منکرانِ خلافت پر ہر طرح سے بالکل حجت ہی تمام کر دی ہے۔ جیسا کہ ناظرین کرام کو خطبہ شائع ہونے پر معلوم ہوگا انشاء اللہ۔

۹۔ ستمبر کو جو برات سیالکوٹ گئی تھی۔ ۱۱۔ کو مع الخیر قادیان پہنچ گئی ہے۔ مولوی سرور شاہ صاحب اور میر قاسم علی صاحب حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح لیکچروں کی غرض سے ابھی دو تین روز سیالکوٹ ہی رہیں گے۔
محترم میر ناصر نواب صاحب بھی آپکے ساتھ ہی شامل تھے وہ دورہ

اخبار احمدیہ

شملہ سے مرزا محمد افضل صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی دعائیں میرے حق میں معجزہ ثابت ہوئی ہیں چنانچہ آپکی دعا سے میری اہلیہ جو بہت بیمار تھی اسے غیر معمولی طور پر افاقہ ہوگیا ہے یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں میں بڑا اثر رکھا ہے۔

ایک ہندو صاحب حضور کو اپنے بھائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے سری رامچندر جی کی بجائے ہیں اسکے واسطے دعا فرمائیں میں حضور کی دعا کا عمر بھر مشکور و ممنون ہونگا۔

راولپنڈی سے مولوی محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے ان دنوں ایک عیسائی نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا تھا وہ ابطال الوہیت مسیح اور اختلافات بائبل سے اچھی طرح واقف ہوگیا۔ جب عیسائیوں کو پتہ لگا کہ معلم "مرزائی" ہے تو اسے روک دیا۔

چک عبدالخالق ضلع جہلم سے منشی بقاء محمد صاحب رئیس لکھتے ہیں منشی گلاب الدین صاحب ہتاسی ہر اتوار کو احمدی۔ غیر احمدی مرد عورتوں میں احمدیت کا وعظ سناتے ہیں۔ الحمد للہ کہ غیر احمدی اب بہت دلچسپی سے وعظ کو سننے لگے ہیں۔ منشی صاحب موصوف احمدی احباب سے دعا کی بھی درخواست کرتے ہیں۔

اطلاع ۵۔ ستمبر کو انجمن احمدیہ مونگیر کے اتفاق رائے سے یہ قرار پایا ہے کہ جبتک حکیم خلیل احمد صاحب صوبہ بہار میں تبلیغ کے کام پر ہیں آپکی بجائے سید وزارت حسین صاحب سکرٹری کا کام کریں گے۔

پورنیہ سے سید وزارت حسین صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پر حکیم خلیل احمد صاحب نے ۲۹۔ اگست کو جو لیکچر دیا۔ اسمیں خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہندو۔ مسلمان سامعین کی خاصی تعداد تھی

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

اور انہوں نے نہایت دلچسپی اور توجہ سے لیکچر کو سنا۔ اور بہت متاثر ہوئے۔ حکیم صاحب نے لیکچر میں یہ بتایا کہ اس زمانہ کے مامور کو ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی پھر الہام کو بارش کے ساتھ تشبیہ دیکر بتایا کہ الہام کی انسان کو ہر وقت ضرورت ہے۔

پٹیالہ سے مولوی عبد الصمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سامانہ میں منشی ظفر حسین صاحب نے میرا وعظ کرایا۔ لوگوں پر بہت اثر ہوا۔ پھر سنور میں بھی متعدد لیکچر ہوئے ہندو آریہ مسلمانوں نے لیکچروں کو توجہ اور امن سے سنا۔ اور کسی قسم کا فتنہ و فساد نہیں ہوا۔ فالحمد للہ

حضرو ضلع اٹک سے برادر فیض احمد صاحب لکھتے ہیں۔ جب میں یہاں آیا تھا۔ تو ایک بھی احمدی نہ تھا۔ لیکن اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک دوست احمدی ہو گئے ہیں انکا نام غلام حیدر ہے اور وہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب اسیر کابل کے حقیقی بھائی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کا اکثر مطالعہ کیا کرتے تھے اسی کے اثر سے آخر بفضل خدا سلسلہ میں داخل ہو گئے اور حضرت کی بیعت کر لی ہے اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمادے۔

مشرقی افریقہ سے برادر اکبر علی صاحب لکھتے ہیں کہ میں بہت مشکلات میں ہوں احباب میرے لئے دعا کریں۔

امروہہ سے محمد خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مولینا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی طبیعت بدستور علیل ہے قوت حافظہ کم ہو گئی تھی۔ لیکن ایکدن یہ خاکسار نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم مولینا ممدوح کے پاس بیٹھکر ایک غیر احمدی کو سنا رہا تھا کہ وہ اور غیر احمدی مولوی صاحب کے پاس ہی گفتگو کرنے کے لئے آگئے۔ اثنا ر گفتگو میں مولوی صاحب کو ایسا جوش پیدا ہوا کہ اٹھکر بیٹھ گئے۔ اور آپکے جسم میں بجلی سی دوڑ کر حرکت پیدا ہو گئی۔ اور آپکا جوش سے گفتگو کرنا آپکے لئے دوا کا کام دیگیا۔ چنانچہ اب مرض میں نمایاں

خبریں

زنگبار کی کونسل نے دس ہزار پونڈ بطور امداد اخراجات جنگ کی مد میں دیئے۔ جو امپیریل گورنمنٹ نے بشکریہ قبول کئے۔ تین ہزار پونڈ پرائیویٹ چندوں سے بھی فراہم ہو گئے جن میں نوے فیصدی عطیات مسلمانان زنگبار کے ہیں۔

جرمن زیلنوں کی تازہ ترین ہوائی تاخت ۸ ستمبر میں کل ۱۲ مرد ۲ عورتیں اور ۲ بچے ہلاک ہوئے ۸ مرد ۴ عورتیں ۲ بچے سخت مجروح اور ۳۸ مرد ۳۲ عورتیں ۱۱ بچے خفیف زخمی۔ یہ سب سویلین تھے سوائے ایک سولجر ہلاک اور ۳ زخمی کے۔

دشمن کا ایک زیلین برسلز سے انیٹورپ جاتا ہوا رستہ میں بیکار ہو کر ایک گھر کے اوپر گرا اور بالکل تباہ ہو گیا اس کے آدمی سب ہلاک ہو گئے۔

پیٹروگراڈ کے اعلان سرکاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرنپول کے جنوب مغرب میں روسیوں کو ایک اور بڑی بھاری کامیابی حاصل ہوئی۔ گزشتہ منگل اور بدھ دو روز میں غنیم کے ۱۵۰ افسر۔ ۷ ہزار جوان تین معمولی اور ۳۶ کلدار توپیں گرفتار کیں۔ روسیوں کا نقصان کچھ یونہی سا ہوا۔ بدھ کے دن دشمن کی فوج بدحواس ہو کے دریائے سٹرپا کی طرف بھاگی اور روسیوں نے اس کا تعاقب کیا۔ روسیوں نے ۳ ستمبر سے اب تک وریائے سیرتھ پر جرمنی کے ۳۸۳ افسر اور ۱۷ ہزار سپاہی گرفتار کئے ہیں مع ۱۴ بھاری توپوں ۱۹ ہلکی توپوں۔ ۲۶ مشین گنوں اور ۱۵ معمولی توپوں کے

ریگا کے علاقہ میں حالت بدستور ہے۔ روسیوں کے غضبناک جوابی حملوں کی جو انہوں نے سنگینوں سے کئے۔ دشمن تاب مقابلہ نہ لاسکا۔

انجمن ہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان کو ایک ضروری اطلاع

انجمن ترقی اسلام قادیان نے حال میں ایک رسالہ بنام "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد مسئلہ نبوت کے متعلق" شائع کیا ہے جسمیں مولوی محمد علیصاحب ہی کی سابقہ تحریروں سے ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی اسی طرح نبی اور رسول مانتی تھی جس طرح اب مانتی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب جو آج کل حضرت اقدس کی نبوت کے عقیدہ کو اسلام کی بیخکنی کا موجب قرار دے رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی زندگی میں صاف الفاظ میں آپکو نبی۔ رسول۔ مدعی نبوت۔ مدعی رسالت۔ نبی آخر زمان۔ پیغمبر آخر زمان۔ موعود نبی۔ اور موعود پیغمبر مانتے رہے ہیں اور قرآن کریم سے ثابت کرتے رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اسی طرح نبی ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔ اور آیات قرآن کریم۔ حدیث شریف۔ اور دیگر مذاہب کی کتابوں سے آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کرتے رہے ہیں۔

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمام احمدیہ انجمنوں کے سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے ہاں کے تمام احمدیوں کو جمع کر کے یہ رسالہ انہیں سنائیں۔ تمام انجمنوں میں اس کی ایک ایک کاپی مفت بھجوادی گئی ہے۔ یہ رسالہ چالیس صفحہ کا ہے اور قیمت فیجلد صرف دو پیسہ رکھی گئی ہے۔ تین رسالہ۔ ر کے ٹکٹ میں جا سکتے ہیں۔ غیر مبائعین میں مفت تقسیم کرنے کے لیئے زیادہ تعداد میں منگوانے والے احباب کے ساتھ انشاء اللہ قیمت میں خاص رعایت کی جائیگی۔

تمام درخواستیں دفتر سکیرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

بقیہ صفحہ) ایک بڑی خوشخبری یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ نے ایک قطعہ زمین تعمیر مسجد کے لئے مرحمت فرمایا ہے اور چار ہزار ایکڑ اراضی اخراجات مساجد کیواسطے بھی دی ہے۔ تیاری مسجد کے بعد ایک ایسے امام کی ضرورت ہوگی جو انگریزی عربی قرآن حدیث سے خوب واقف ہو جس کے لئے میری رائے سے اتفاق کیا گیا ہے۔ کہ قادیان سے کوئی احمدی امام بلایا جائے۔ چند ہندوستانیوں کے لڑکے بھی عنقریب یہاں سے بغرض تعلیم روانہ قادیان کئے جاوینگے۔ جواب بالکل تیار ہیں۔ برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ چند احمدی بھائی سب اسسٹنٹ سرجن یہاں آجاویں تو بہت اچھا ہو یہاں ان کی ضرورت ہے۔

بحکم حضرت خلیفۃ المسیح تمام احباب کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ دسمبر ۱۹۱۵ء تک کوئی جماعت ایسا جلسہ نکرے جسمیں قادیان سے علماء بھیجنے پڑیں۔ بجز ان جلسوں کے جن کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرما چکے ہوں کیونکہ دسمبر ۱۹۱۵ء تک یہاں سے علماء کے بھیجنے کی گنجائش نہ ہوگی۔ (سکیرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۵ء

لڑکیوں کے حقوق وراثت

یہ شرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اس نے مرد عورت کی ہر حالت کے مطابق جو اس پر آسکتی ہے۔ ورثہ کے ایسے حکیمانہ و مآل اندیشانہ حصص مقرر فرما دیئے ہیں۔ کہ ان کے مطابق تقسیم ترکہ میں کسی قسم کے جھگڑے فساد کی گنجائش نہیں رہنے دی۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے جہاں اسلام کے اور بہت سے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ وہاں اس بارے میں بھی احکام خدا و رسولؐ کے خلاف کرنے سے باز نہیں رہے۔ ان ناعاقبت اندیش بدنام کنندگان اسلام نے خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ حصص کو مفلسی کے ڈر سے ترک کر کے اپنے اکثر خاندانوں میں من مانی تقسیم وراثت رائج کر رکھی ہے جس کا نتیجہ یہ کہ دن بدن اور بھی زیادہ مفلس و نادار ہوتے جاتے ہیں۔ تمام ہندوستان میں اور خاصکر پنجاب میں یہ ایک بہت بری رسم ہے۔ کہ لڑکیوں کو وراثت سے حصہ دا جبی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ان بیزبانوں کو جہیز وغیرہ کی شکل میں رسمی طور پر کچھ دیکر ٹال دیتے ہیں۔ بعض حالتوں میں تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ لڑکیوں کو رسماً دیا جاتا ہے۔ وہ بلحاظ لاگت تو انکے حصہ شرعی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن کسی کام کا نہیں۔ کیونکہ نہ دینے والے کو ثواب ہوتا ہے اور نہ لڑکی اس سے نفع اٹھا سکتی ہے۔ اس لئے اکارت ہی جاتا ہے۔ اگر شریعت کے مطابق حصہ دیا جائے۔ تو بہت بابرکت ہو سکتا ہے۔ اور موجب رضائے الٰہی بھی لیکن ایسا کرے تو کون؟ کیا وہ مسلمان جو قرآن شریف کے علم و عمل سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور کیا جو دین حق کو رسم و عادت پر قربان کر چکے ہیں؟ حاشا و کلا۔ ان سے کب توقع ہو سکتی ہے کہ دنیوی ملحوظات اور نفسانی خواہشات پر احکام آلہی و سنت نبوی کو مقدم رکھینگے۔ پس اب خدا کے فضل سے یہ اسی جماعت کا کام ہے جسے اللہ تعالےٰ نے باتباع حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصل اسلام پر قائم۔ اور قرآن کریم کے علوم سے مالا مال کیا۔ پس اسے احمدی جماعت تیرا فرض ہے۔ کہ تو شریعت کے ہر ایک حکم پر پوری طرح عمل کرے۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ ٹھہرے لڑکیوں کو وراثت سے حصہ دنیا آجکل کے اکثر مسلمانوں نے ترک کر دیا ہے۔ لیکن تیرا کام ہے۔ کہ شریعت کے مطابق اس پر عمل کرے۔ تا اپنے مولا کے حضور تو پسندیدہ ٹھہرے۔ اور گم گشتگان راہ ہدیٰ کے لئے نمونہ بنا گیا ہے کہ بعض مقامات پر ہمارے احباب بھی شرعی احکام متعلقہ کے عملدرآمد میں بے اعتنائی برتتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں کتاب و سنت کے بالمقابل رواج کی کوئی وقعت نہیں۔ ہم انشاء اللہ اس پر مفصل پھر لکھینگے۔

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ اور بیرونجات کی انجمنیں

یہ بجٹ ہمیشہ اس ہونے سے پہلے مقامی انجمنوں کی خدمت میں بغرض منظوری بھیجا جاتا ہے۔ ہمارے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کارکنان صدر انجمن کا مدعا صرف ضابطہ پورا کرنا نہیں بلکہ یہ ہوتا ہے کہ مختلف مقامات کے دوست دور بیٹھے ہوئے بھی انہیں اپنے قیمتی مشوروں سے کچھ مدد دے سکیں۔ اور آپ کو قومی معاملات و ضروریات کے ساتھ دلچسپی و ہمدردی پیدا ہو۔ یہاں کے خادمان دین و ملت بھی آخر انسان ہیں۔ گو یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ انہیں مقام خلافت میں حضرت اولوالعزم امام محترم ایدہ اللہ کے زیر سایہ رہنے کے سبب دارالامان کے بہت سے فیوض برکات سے متمتع ہونے کا موقعہ حاصل ہے۔ فالحمدللہ۔ تاہم بشری کمزوریاں آخر کم و بیش سب میں ہوتی ہیں۔ پس اس کی بڑی ضرورت ہے کہ اگر ان کی تجویزوں اور تخمینوں وغیرہ میں کوئی سقم یا فرد گذاشت سہواً رہ گئی ہو۔ تو وہ دوسرے مخلص بھائیوں کی توجہ سے درست ہو جایا کرے۔ اگر آپ لوگ اسبارہ میں بے پروائی سے کام لیں تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ یا تو آپکے دل میں سلسلہ حقہ کی مہمات دینی یا دنیوی کا درد نہیں کہ سارا بار افکار دوسروں پر ٹالتے ہیں۔ یا آپ معدودے چند افراد کی محدود دماغی طاقتوں کو ایک بت بناتے ہیں۔ جو ایک قسم کا شرک ہے۔ ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ قادیان کی مقامی انجمن نے اسدفعہ صدر انجمن کے بجٹ پر آزادانہ بحث کر کے کئی مفید مشورے دیئے جنکا امید ہے کہ انشاء اللہ انجمن کے مالی و انتظامی حالات پر اچھا اثر پڑیگا۔ ضرورت ہے کہ باہر کی انجمنیں بھی جماعت مدینۃ المسیح کی مثال سے فرض شناسی کا سبق لیں۔ ہماری رائے میں قومی معاملات کی اصلاح و ترقی صرف "ست بچن" کہکر ہاں میں ہاں ملانے والوں سے نہیں ہوا کرتی اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ حضرت امام اولوالعزم بھی ایسے برائے نام وجودوں سے خوش نہیں ہونگے۔ بلکہ اپنی جماعت کو ایک کام کرنے والی۔ زندہ و بیدار قوم دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس پاک وجود کے زیر تربیت ہمیں کام کے احمدی بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

کسی کو بُت نہ بناؤ

حال ہی کا ذکر ہے کہ ایک دوست کا عریضہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچا کہ یہاں صورت حال کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ بغیر فلاں بزرگ کے آئے کام نہ چلیگا۔ حضور نے انکو جواب لکھا کہ میں تو اسے شرک عظیم سمجھتا ہوں کہ اپنے کاموں اور خاصکر امور دین کا انحصار کسی شخص کی ذات خاص پر رکھا جائے (مفہوم) احمدی دوستو خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرو کہ اس نے تمہیں ایسا امام دیا ہے جس کے دل میں توحید حق کے لئے اتنی غیرت ہے۔ بس تم خوب یاد رکھو کہ اسباب ظاہری سے فائدہ اٹھانا تو بجائے خود برا نہیں مگر سوائے خدا کی ذات واحد کے تکیہ اور کسی پر نہ ہونا چاہیئے اسلام کی اسی پاک تعلیم کو دنیا بھلا بیٹھی تھی حتیٰ کہ دن رات ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھنے والوں نے بھی زندہ خدا کو چھوڑ دیا۔ قسم قسم کے ہزار ہا بت بنا لئے اور انکی پوجا کو ہی دینداری و حق پرستی سمجھ رکھا تھا کہ چودھویں کے چاند (علیہ السلام) نے آکے تمہیں شرک کی تمام تاریکیوں سے نکالا۔ اگر خدانخواستہ تم بھی توحید

نصائح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

جو حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرما کر جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو بغرض تبلیغ ولایت جاتے وقت مرحمت فرمائیں۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں آپکو اس خدا کے جو ایک اور صرف ایک ہی خدا ہے نہ جس کا بیٹا نہ جورو سپرد کرتا ہوں وہ آپکا حافظ ہو۔ ناصر ہو۔ نگہبان ہو۔ ہادی ہو معلم ہو۔ رہبر ہو۔ اللھم آمین ثم آمین۔ آپ جس کام کے لئے جاتے ہیں وہ بہت بڑا کام ہے بلکہ انسان کا کام ہی نہیں۔ خدا کا کام ہے کیونکہ دلوں پر قبضہ سوائے خدا کے اور کسی کا نہیں دلوں کی اصلاح اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہر وقت اسپر بھروسہ رکھیں اور کبھی نہ خیال کریں کہ میں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ دل محبت الٰہی سے پُر ہو اور تکبر اور فخر پاس بھی نہ آئے۔ جب کسی دشمن سے مقابلہ ہو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے آگے گرا دیں۔ اور دل سے اس بات کو بالکل نکالدیں کہ آپ جوابدیں گے بلکہ اسوقت یقین کر لیں کہ آپ کو کچھ نہیں آتا۔ اپنے سب علم کو بھلا دیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یقین کر لیں کہ آپکے ساتھ خدا ہے وہ خود آپ کو سب کچھ سکھائے گا۔ دعا کریں اور ایک منٹ کیلئے بھی خیال نہ کریں کہ آپ دشمن سے زیر ہو جائینگے بلکہ تسلی رکھیں کہ فتح آپکی ہوگی۔ اور پھر ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے غنیٰ پر نظر رکھیں خوب یاد رکھیں کہ وہ جو اپنے علم پر گھمنڈ کرتا ہے وہ دین الٰہی کی خدمت کرتے وقت ذلیل کیا جاتا ہے اور اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا لیکن ساتھ ہی وہ جو خدمت دین کے وقت دشمن کے رعب میں آتا ہے خدا تعالیٰ اسکی بھی مدد نہیں کرتا نہ تو گھمنڈ ہو۔ نہ فخر نہ گھبراہٹ ہو نہ خوف متواضع اور یقین سے پُر دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں۔ پھر کوئی دشمن اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے آپ پر غالب نہ آ سکے گا۔ اگر کسی ایسے سوال کے متعلق بھی [illegible] مخالف آپ سے دریافت کریگا۔ جو آپ کو نہیں معلوم۔ تو بھی خدا کے فرشتے آپکی زبان پر حق جاری کرینگے اور الہام کے ذریعہ سے آپکو علم دیا جائے گا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے اسمیں ہرگز شک نہ کریں۔ آپ جس دشمن کے مقابلہ کے لئے جاتے ہیں وہ وہ دشمن ہے کہ تین سو سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے اسلام کی لہروں نے اس سے سر ٹکرایا ہے۔ لیکن سوائے اسکے کہ واپس دھکیلی گئیں۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس دشمن نے اسلام کے قلعے ایک ایک کر کے فتح کر لئے ہیں۔ پس بہت ہوشیاری کی بات ہے لیکن مایوسی کی نہیں۔ کیونکہ جس اسلام کو اس نے زیر کیا ہے وہ حقیقی اسلام نہ تھا بلکہ اس کا ایک مجسمہ تھا۔ اور اسمیں کیا شک ہے۔ کہ رستم کے مجسمہ کو بھی ایک بچہ دھکیل سکتا ہے۔ آپ حقیقی اسلام کے حربہ سے اسپر حملہ آور ہوں وہ خود بخود بھاگنے لگے گا۔

یورپ اسوقت مادیات میں گھرا ہوا ہے۔ دُنیاوی علوم کا خزانہ ہے۔ سائنس کا دلدادہ ہے۔ اسے گھمنڈ ہے کہ جو اس کا خیال ہے وہی تہذیب ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے بدتہذیبی ہے وحشت ہے۔ اس کے علم کو دیکھ کر لوگ اسکے اس دعویٰ سے ڈر جاتے ہیں اور اسکے رعب میں آجاتے ہیں حالانکہ یورپ کے علوم اس علم کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو قرآن کریم میں ہے۔ اس کے علوم روزانہ بدلنے والے ہیں۔ اور قرآن کریم کی پیشکردہ صداقتیں نہ بدلنے والی صداقتیں ہیں۔ پس ایک مسلم جو قرآن پر ایمان رکھتا ہو۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی انکے رعب میں نہیں آسکتا۔ اور جب وہ قرآن کریم کی عینک لگا کر انکی تہذیب کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو وہ تہذیب درحقیقت بدتہذیبی نظر آتی ہے اور چمکنے والے موتی سیپ کی ہڈیوں سے زیادہ قیمتی ثابت نہیں ہوتے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ اور یورپ کے علوم سے گھبرائیں نہیں۔ جب انکی عظمت دل پر اثر کرنے لگے۔ تو قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ مطالعہ کریں انمیں آپ کو وہ علوم ملینگے۔ کہ وہ اثر جاتا رہے گا۔ آپ اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ یورپ کو فتح کرنے جاتے ہیں نہ کہ مفتوح ہونے۔ اسکے دعووں سے ڈریں نہیں کہ انکے دعووں کے نیچے کوئی دلیل پوشیدہ نہیں۔ یورپ کی ہوا کے آگے نہ گریں بلکہ اہل یورپ کو اسلامی تہذیب کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ مگر یاد رکھیں کہ آنحضرت صلعم کا حکم ہے بشروا ولا تنفروا۔ یعنی لوگوں کو بشارت دینا ڈرانا نہیں۔ ہر ایک بات نرمی سے ہونی چاہیئے۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ صداقت کو چھپائیں۔ اگر آپ ایسا کریں تو یہ اپنے کام کو تباہ کرنے کے برابر ہوگا۔ حق کے اظہار سے کبھی نہ ڈریں۔ میرا اس سے یہ مطلب ہے کہ یورپ بعض کمزوریوں میں مبتلا ہے اگر عقائد صحیحہ کو مان کر کوئی شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے لیکن بعض عادتوں کو چھوڑ نہیں سکتا تو یہ نہیں۔ کہ اسے دھکا دے دیں اگر وہ اسلام کی صداقت کا اقرار کرتے ہوئے اپنی غلطی کے اعتراف کے ساتھ اس کمزوری کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہے۔ تو اس سے درشتی نہ کریں خدا کی بادشاہت کے دروازوں کو تنگ نہ کریں لیکن عقاید صحیحہ کے اظہار سے کبھی نہ جھجکیں۔ جو حق ہو اُسے لوگوں تک ضرور پُہنچائیں اور کبھی یہ خیال نہ کریں کہ اگر آپ حق بتائینگے تو لوگ نہیں مانینگے۔ اگر لوگ نہ مانیں تو نہ مانیں۔ لوگوں کو ایماندار بنانے کے لئے آپ خود بے ایمان کیوں ہوں؟ کیسا احمق ہے وہ انسان جو ایک زہر کھانے والے انسان کو بچانے کے خیال سے خود زہر کھالے۔ سب سے اول انسان پر اپنے نفس کا حق ہے پس اگر لوگ صداقت کو سُنکر قبول نہ کریں۔ تو آپ نفس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ کہ آؤ میں قرآن کریم کو انکے مطلب کے مطابق بنا کر بتاؤں۔ ایسے مسلمانوں کا اسلام محتاج نہیں۔ یہ تو مسیحیت کی فتح ہوگی نہ کہ اسلام کی۔ جس نقطہ پر آپ کو اسلام کھڑا کرتا ہے۔ اس سے ایک قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔ اور پھر دیکھیں کہ فوج در فوج لوگ آپکے ساتھ ملینگے۔ وہ شخص جو دوسرے کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے حق چھوڑتا ہے۔ دشمن بھی اصل واقعہ کی اطلاع پانے پر اس سے نفرت کرتا ہے۔

کھانے پینے پہننے میں اسراف اور تکلف سے کام نہ لیں بیشک خلاف دستوریات دیکھ کر لوگ گھبراتے ہیں۔ لیکن جب ان کو حقیقت معلوم ہو اور وہ سمجھیں کہ یہ سب اتقا کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ غفلت کی وجہ سے۔ تو انکے دلمیں محبت اور عزت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا جانور جو گردن پر تلوار مار کر مارا گیا ہو۔ یا جو دم گھونٹ کر مارا گیا ہو۔ کھانا جائز نہیں۔ قرآن کریم منع کرتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے جب ولایت جانے والوں نے پوچھا۔ تو آپنے منع فرمایا۔ پس اسے استعمال نہ کریں۔ ہاں اگر یہودی یا عیسائی گلے کیطرف سے ذبح کریں تو وہ بہرحال جائز ہے۔ خواہ تکبیر سے کریں یا نہ کریں۔ آپ بسم اللہ

کہکر اسے کھالیں - یہودی ذبح کرنے میں نہایت محتاط ہیں - انکے گوشت کو بیشک کھائیں - لیکن مسیحی آجکل جھٹکہ کرکے یا دم کھینچ کر مارتے ہیں - اس لئے بغیر تسلی ان کا گوشت نہ کھائیں ان کا پکا ہؤا کھانا جائز ہے مچھلی کا گوشت جائز ہے - شکار کا جو بندوق سے ہو گوشت جائز ہے - کسی مسیحی کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا پڑے تب بھی جائز ہے - انسان ناپاک نہیں - ہاں ہر ایک ناپاک چیز سے ناپاک ہو جاتا ہے - عورتوں کو ہاتھ لگانا منع ہے - احسن طریق سے پہلے لوگوں کو بتا دیں - حضرت مسیح موعودؑ سے جب ایک یوروپین عورت ملنے آئی - تو آپ نے اسے یہی بات کہلا بھیجی تھی - رسول کریمؐ سے بھی عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر بیعت لینے کا سوال ہؤا - تو آپنے اس سے منع فرمایا - یہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اسمیں عورتوں کی ہتک نہیں - کیونکہ جس طرح مرد کے لئے عورت کو ہاتھ لگانا منع ہے اسی طرح عورت کیلئے مرد کو ہاتھ لگانا منع ہی پس اگر ایک عورت کی ہتک ہے تو دوسرے کی بھی ہتک ہے لیکن یہ ہتک نہیں - بلکہ اسلام گناہ کو دور کرنیکے لئے اس کے ذرائع کو دور کرتا ہے - یہ نفس کی چوکیاں ہیں - جہاں سے اسے حملہ آور دشمن کا پتہ لگ جاتا ہے ÷

ہمیشہ کلام نرم کریں - اور بات ٹھہر ٹھہر کریں - جلدی سے جواب نہ دیں - اور ٹالنے کی کوشش نہ کریں - اخلاص سے سمجھائیں اور محبت سے کلام کریں - اگر دشمن سختی بھی کرے - تو نرمی سے پیش آئیں - ہر ایک انسان کی خواہ کسی مذہب کا ہو - خیر خواہی کریں حتیٰ کہ اسے معلوم ہو کہ اسلام کیسا پاک مذہب ہے - جو لوگ آپکے ذریعہ سے ہدایت پائیں (انشاء اللہ) انکی خبر رکھیں - اور جسطرح گڈریا اپنے گلہ کی پاسبانی کرتا ہے انکی پاسبانی کریں - انکی دینی یا دنیاوی مشکلات میں مدد کریں - اور ہر ایک تکلیف میں برادرانہ محبت سے شریک ہوں - انکے ایمان کی ترقی کے لئے دعا کریں -

انگریزی زبان سیکھنے کیطرف خاص طور پر توجہ کریں - اور چوہدری صاحب کے کہنے کے مطابق عمل کریں - وہ آپکے امیر ہونگے - جبتک وہاں ہیں - انکی تمام باتوں کو قبول کریں - جہاں تک اسلام آپ کو اجازت دیتا ہے - محبت سے ان کا ساتھ دیں اور ان کے راستہ میں روک نہ ثابت ہوں بلکہ ان کا ہاتھ بٹائیں - تحریر کا کام آپ کریں - تا انکی آنکھوں کو آرام ملے آپ دونوں کی محبت کو دیکھ کر وہاں کے لوگ حیران ہوں ÷

قرآن کریم اور احادیث کا کثرت سے مطالعہ کریں - حضرت مسیح موعود کی کتب سے پوری طرح واقفیت ہو - مسیحی مذہب کا کامل مطالعہ ہو - فقہ کی بعض کتب زیر مطالعہ رہیں - کہ وہ نہایت ضروری کام ہے - آخر وہاں کے لوگوں کو آپ لوگوں کو ہی مسائل بتانے پڑیں گے - جماعت احمدیہ کی وحدت اور اسکی ضرورت لوگوں پر آشکارا کریں - اسلام اور احمدیت کو جو اس زمانہ میں دو مترادف الفاظ ہیں - صفائی کے ساتھ پیش کریں - اور ایک مذہب کے طور پر پیش کریں اور لوگوں کے دلوں سے یہ خیال مٹائیں - کہ یہ بھی ایک سوسائٹی ہے - خدا تعالیٰ کی مرضی کے مقابلہ میں اپنی مرضی کے چھوڑ دینے کی تعلیم اہل یورپ کو دیں - اب تک وہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض کر لینا جائز سمجھتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق مذہب کو رکھنا چاہتے ہیں ان کو بتائیں - کہ سب دنیا پر حکومت کرو - مگر خدا کی حکومت کو اپنے نفس پر قبول کرو - اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کس قدر لوگ آپ کی بات مانتے ہیں - بلکہ یہ خیال رکھیں - کہ کیسے لوگ آپ کو مانتے ہیں - اسلامی سادگی ان لوگوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرو - اور لفظوں سے کھینچ کر روحانیت پیدا کرنے کیطرف متوجہ ہوں - آپ تو ایک گھوڑے پر بھی سوار نہیں ہو سکتے لیکن ایک شیر پر سوار ہونے کے لئے جاتے ہیں - بہت ہیں جنھوں نے اسپر سوار ہونے کی کوشش کی - لیکن بجائے اسکی پیٹھ پر سوار ہونے کے اس کے پیٹ میں بیٹھ گئے ہیں - آپ دعا سے کام لیں - تا یہ شیر آپکے آگے اپنی گردن جھکا دے ہر مشکل کے وقت دعا کریں اور خط برابر لکھتے رہیں - میرا خط جائے یا نہ جائے - آپ ہر ہفتہ مفصل خط جسمیں سب حال بالتفصیل ہو لکھتے رہیں - اگر کوئی تکلیف ہو تو خدا تعالےٰ سے دعا کریں - اگر کوئی بات کرنی ہو اور فوری جواب کی ضرورت ہو - خط لکھ کر ڈالدیں اور خاص طور پر دعا کریں - تعجب نہ کریں - اگر خط کے پہنچتے ہی یا نہ پہنچنے سے پہلے ہی جواب ملجائے - خدا کی قدرتیں وسیع اور اسکی طاقت بے انتہا ہے اپنے اندر تصوف کا رنگ پیدا کریں - کم خوردن - کم گفتن - کم خفتن عمدہ نسخہ ہے تہجد ایک بڑا ہتھیار ہے - یورپ کا اثر اس سے محروم رکھتا ہے - کیونکہ لوگ ایک بجے سوتے اور آٹھ بجے اٹھتے ہیں - آپ عشاء کے ساتھ سو جائیں - تبلیغ میں حرج ہوگا لیکن یہ نقصان دوسری طرح خدا تعالےٰ پورا کر دیگا - ان کو سننے والے لوگ آپ تک کھینچے چلے آئینگے - چھوٹے چھوٹے گاؤں میں غریبوں اور زمینداروں کو اور محنت پیشہ لوگوں کو جاکر تبلیغ کریں - یہ لوگ حق کو جلد قبول کرینگے - اور جلد اپنے اندر روحانیت پیدا کرینگے کیونکہ نسبتاً بہت سادہ ہوتے ہیں اور گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں - کسی چھوٹے گاؤں میں کسی سادہ علاقہ میں لنڈن سے دور جاکر ایک دو ماہ رہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے تبلیغ کریں - پھر اس کا اثر دیکھیں - یہ لوگ سختی بھی کرینگے لیکن جب سمجھینگے - خوب سمجھینگے - انکی سختی سے گھبرائیں نہیں - بیمار کبھی خوش ہو کر دوا نہیں پیتا - ہمیشہ بڑے کام مجھ سے پوچھ کر کریں - اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو - اور ہر ایک شر سے - اور وہاں کے بد اثر سے محفوظ رکھے - اور اعمال صالحہ کی توفیق دے - زبان میں اثر پیدا کردے - کامیابی کے ساتھ جائیں - کامیابی سے رہیں - اور کامیابی سے واپس آئیں - ہاں یاد رکھیں - کہ اس ملک میں آزادی بہت ہے - بعض خبیث الفطرت لوگ گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف منصوبے کرتے رہتے ہیں - ان کے اثر سے خود بچیں اور جہاں تک ہو سکے دوسروں کو بھی بچائیں - وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین ÷

چوہدری صاحب کو السلام علیکم کہہ دیں - اور سب نومسلموں کو - اور سیلون کی جماعت کو بھی - اور بھی جو احمدی ملے -

کان اللہ معکم این ما کنتم - آمین

ایسے احمدی تو ہم بھی ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

اخبار زمیندار روزانہ ۲۶ - اگست ۱۵ء اس جگہ بنگہ کے سب اسسٹنٹ سرجن صاحب کے نام آتا ہے - انھوں نے پڑھ کر خاکسار کو دیا - اور کہنے لگے کہ جیسا مرزا یعقوب بیگ احمدی ہے ویسے تو ہم بھی ہیں بلکہ کچھ بڑھ کر - ڈاکٹر صاحب موصوف بڑے لائق ہیں اور ان کا اسم شریف رحیم بخش (اسسٹنٹ سرجن بنگہ) ہے ÷

خاکسار رحمت اللہ احمدی باغانوالہ
سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ

دعوت الی الخیر

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

مولٰنا حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے مشنری اسلام
کا تازہ عریضہ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

روزہل ماریشس مورخہ ۱۶۔ اگست ۱۵ء

سیّدی ومطاعی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہاں عید ۱۴۔ اگست کو بروز جمعہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل محض ہے کہ اُس نے کئی آدمیوں کے دلوں کو ہماری طرف پھیر دیا۔ کئی بڑے بڑے آدمی ہیں بعض دولت کے لحاظ سے اور بعض پوزیشن کے لحاظ سے۔ وہ بالکل ہمارے ساتھ ہیں مگر نماز دوسروں کے پیچھے نہ پڑھنا انھیں مصیبت معلوم ہوتا ہے۔ وہ عید میں ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوئے کہ کہیں اعتراض کا نشانہ نہ بنیں۔ مگر انکی بجائے خدا نے ہمیں چند اور دلیر نوجوان دیدیئے وہ پلاخوت لونتہ لائم ہمارے مکان میں عید پڑھنے آئے اور ہمارا کمرہ بھر گیا لڑکے اور آدمی مل ملا کر تیس چالیس کے درمیان تھے۔ پھر جمعہ بھی انھوں نے ہمارے ہی ساتھ پڑھا۔ اور کئی بالکل نئے تھے میرا خطبہ سُنکر وہ ہماری طرف ہو گئے اور ۱۵۔ اگست کو انھوں نے ہماری دعوت کی اور آدمیوں کو جمع کیا۔ اور مَیں نے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اسلام کی موجودہ حالت اور مسیح موعودؑ کی آمد۔ اُس کے نشانات اور علامات اور نبی اُمتی ہونا اُن کے سامنے کھول کر بیان کیا۔ تین آدمی حضور کی بیعت میں داخل ہو کر احمدی ہوئے بیعت کے فارم ہمیں اردو اور انگریزی دونوں ارسال فرمائے جاویں اگر حضور پسند فرماویں تو بیعت کے وہی الفاظ جو حضور بیعت کے وقت نومبائعین کو فرمایا کرتے ہیں ان سے کہلوا لیا کریں اور حضور کی خلافت کا اقرار لینے ہاتھ پر کرا لیا کریں کیونکہ وہ الفاظ اپنے اندر مقناطیسی اثر رکھتے ہیں یا صرف ان کا ہی کہنا کافی ہے کہ ہم احمدی ہوتے ہیں اور وہی فارم پُر کرانی کافی ہیں کیونکہ مجلس میں توبہ کروانی اور بیعت کے الفاظ کہلوانے دوسروں کے لئے بھی ترغیب کا باعث ہو جاتے ہیں مگر جبتک حضور سے اجازت نہو ایسا کرنا میرے نزدیک معصیت میں داخل ہے۔ کیونکہ ہم نے آپ کو امام مفترض الطاعت تسلیم کیا ہے۔ جیسا حضور ارشاد فرمادینگے ویسا عمل میں لایا جاوے گا۔ کئی دفعہ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہماری بیعت آپکی طرف سے لو تو ہم یہی کہدیتے ہیں کہ تمہارا مان لینا اور حضور کو لکھ دینا ہی کافی ہے۔ آج رات کو قریباً پندرہ سولہ آدمی سلسلہ اور ہمارے اعتقاد کے متعلق سوال کرتے رہے اور تشفی پاتے رہے۔ نماز کی علیحدگی بہتوں پر شاق گذرتی ہے اس کا بار بار سوال کرتے ہیں مَیں نے کہدیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ اِمامکم منکم۔ اے احمدیو تمہارا امام تم میں سے ہی ہونا چاہیئے اور کبھی کہتے ہیں کہ تمہارا پانچواں مذہب ہے۔ مَیں نے کہا ہمارا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے وہ کس مذہب میں تھے مَیں نے یہ بھی کہا کہ ہم سب سے پہلے اور مقدم قرآن کریم کو مانتے ہیں اسکے بعد سنت اور تعامل رسول کریم کو اس کے بعد احادیث نبویہ کو۔ اس کے بعد فقہ حنفیہ کو۔ اس کے بعد اجتہاد علمائے احمدیہ کو۔ اس بات کو سب تسلیم کر جاتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ مَیں نے آپکے متعلق بہت بُری باتیں سُنی ہوئی ہیں اس لئے میں ان کی تحقیقات آپ سے ہی کرنی چاہتا ہوں۔ ہمیں تم اپنا ایمان مفصل اور مجمل بیان کر دو اور اپنا کلمہ سُنا دو۔ مَیں نے اس کو کلمہ شہادت اور کلمہ طیبہ پر ایک آدھ گھنٹہ لکچر دیا۔ اور پھر گھنٹہ کے قریب اٰمنت باللہ سے والبعث بعد الموت تک۔ ہر ایک کے متعلق خوب کھولکر سُنایا۔ پھر اسکی تسلی ہو گئی۔ اور کہا باہر ہم کچھ سنتے ہیں اور یہاں آکر سب کچھ اسکے برخلاف پاتے ہیں۔ لوگوں میں ہمارے سلسلہ کے متعلق خوب ہل چل مچ گئی ہے۔ ۱۱۔ اگست کو ہم شہر لوئی گئے۔ وہاں قبرستان میں پندرہ سولہ آدمی ایک میت کے ساتھ گئے تھے مسٹر نور محمد نوریا کے بھتیجے کا لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ ہم نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا دفنانے کے بعد جب قبرستان کے دروازے پر باہر کھڑے ہوئے تو مَیں نے ان کو گھنٹہ تک سمجھایا اور خوب زور سے تقریر کی۔ موت اور قبرستان کا نظارہ۔ دُنیا کی بے ثباتی اور مسلمانوں کی اسلام سے لاپروائی اور پھر اسلام کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت اور پھر اس زمانے کے نبی کا حال اُسکی آمد۔ اسکے علامات اور نشانات کا پورا ہونا۔ وفات مسیح اور نزول کا مسئلہ خوب ان کے ذہن نشین کیا۔ سب پر اثر ہوا۔ قبرستان کے ساتھ ایک مسجد ملحق ہے اس کے ملاں میں انقباض معلوم ہوتا تھا باقی سب کے چہرے ہماری باتیں سُنکر متاثر معلوم ہوتے تھے۔ ایک ایتیں سے حسن شریف نام ہماری جماعت میں داخل ہو گیا۔ فالحمد للہ قبرستان میں ایک ہماری تقریر سُننے والا آدمی شہر کی جامع مسجد میں آیا اور اس نے وہاں اعلان کر دیا کہ قادیانی مولوی تو خوب بولتا ہے اور بڑا خوش الحان ہے اور بڑی مدلل باتیں کرتا ہے۔ پھر ہم نے عصر کی نماز جامع مسجد میں پڑھی۔ اور میرے پیچھے کئی غیر احمدی بھی مل گئے۔ ایک آدمی پاس بیٹھا ہوا منع بھی کرتا تھا۔ اور ہمارے ساتھ ملنے والوں کو منع کرتا تھا کہ یہاں نماز نہیں ہو گی۔ مگر اسکے باوجود ہمارے ساتھ آٹھ دس آدمی مل ہی گئے۔ اور تمام وہاں کے لوگ حیرت زدہ ہو کر مجھے دیکھتے تھے کہ یہاں اس مسجد میں کیسے گھس آیا۔ کیونکہ شہر کے بڑے بڑے سیٹھوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ انکی سخت مخالفت کی جائے۔ ہمارے آنے کے بعد متولی مسجد نے کہا کہ افسوس میں وہاں نہ تھا ورنہ میں ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیتا۔ مَیں نے سُنانیوالے کو کہا خدا کے کام ہیں اور ہماری آنکھوں میں عجیب۔ خدا نے اس کو پہلے ہی سے نکال دیا تھا۔ تمام شہر میں اِس بات کا اشتہار ہو گیا۔ فنکس میں عید کے دن جمعہ کے بعد گئے۔ حسن شریف شہر والے نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ وہ خوب پختہ ہو گیا ہے۔ اور وہ بڑا جوش رکھتا ہے + حضور کی کتاب تحفۃ الملوک حاجی شیراتی کو پہنچ گئی ہے۔ سُنا ہے اس نے یہ اعتراض کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف شروع میں کیوں نہیں لکھی۔ مَیں نے بتانے والے کو کہا سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم لکھا ہے الغریق یتشبث بالحشیش +

۱۵۔ اگست کو فنکس میں ڈاکٹر لال محمد صاحب احمدی کی تحریک سے ڈاکٹر صاحب آفیسر انچارج ملٹری بیرکس کے ساتھ ملاقات ہوئی قریباً پون گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ مَیں نے اس کو کھولکر بتا دیا کہ احمدی جماعت کو پولٹیکل باتوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہمارا جسمانی بادشاہ جارج پنجم ہے۔ اور ہمارا دینی بادشاہ حضرت سیدی محمود احمد خلیفہ ثانی مسیح موعود علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ نے دینی اشاعت میں جہاد کو بالکل حرام کر دیا ہے اور تلوار کے ذریعہ اسلام ہرگز نہیں پھیلا۔ اور تلوار کے ڈر سے صرف منافق بن سکتے ہیں مسلمان نہیں بن سکتے۔ کہنے لگا اسلام تمام مشرقی مذاہب میں اعلیٰ مذہب معلوم ہوتا ہے۔ مَیں نے کہا تمام دنیا

کے مذاہب میں اعلےٰ مذہب ہے۔ مَیں نے کہا آخری زمانے کا **نبی** میرزا غلام احمد قادیانی ہے جسکی کتب متقدسا اہل کتاب اور قرآن کریم اور احادیث نبوی میں خبر تھی وہ آگیا ہے اور تمام نشانات جو اسکی آمد کے ساتھ وابستہ تھے پورے ہوگئے ہیں زلازل آئے۔ مری پڑی۔ شدید جنگیں ہوئیں۔ مَیں نے کہا ہم خونی مہدی کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ بلکہ امن قائم کرنے اور جنگ کو روکنے والے مہدی مرزا غلام احمد قادیانی تھے وہ آگئے۔ وہ لوگوں کے دین کی اصلاح کے لئے آئے تھے انکو دنیاوی سلطنت سے کوئی غرض نہ تھی۔ اور انھوں نے فتویٰ منع جہاد شائع کرکے سرحد میں تقسیم کیا کہ سرکار انگریزی کے ساتھ لڑائی کرنا جائز نہیں۔ تعدد ازدواج۔ صیام۔ پردہ۔ حلال و حرام پر بھی اُس نے مجھ سے سوال کئے اور جوابوں کو پسند کیا۔ مَیں نے یہ بھی اُسے سُنا دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ بچکر کشمیر کیطرف ہجرت کی اور سرینگر میں مدفون ہیں اور یہ کہ مسیح کی اصل انجیل اب کہیں نہیں ملتی۔ اور اسکی سوانحعمریاں بھی یونانی سے ترجمہ ہوئی ہیں اور دُنیا میں اسوقت صرف قرآن کریم ہی محفوظ کتاب ہے جس پر انسانی دست بُرد نہیں ہوئی۔ بہت خوش ہوا۔ ٹیچنگ آف اسلام اس کی نذر کی۔ اور اس نے ریویو پڑھنے کا وعدہ کیا۔ حضور میرے لئے اور سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے اور احمدیان کولمبو و مارشیس کے لئے دُعا فرماتے رہیں + والسلام +

دوسری چٹھی

حضرت خلیفہ برحق ایدہ اللہ کی خدمت

میں دوسرا خط (مورخہ ۲۴-اگست) ہمارے مکرم بھائی **مسٹر نوردیا** کیطرف سے بزبان انگریزی ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں طوالت اور تکرار مطالب بچنے کے لئے اسمیں سے اُن فقرات کو چھوڑ دینگے جن کا مفہوم صوفی صاحب کے خط میں آگیا ہے۔ مسٹر نوردیا نے آخر میں مولوی **محمد علی** صاحب کی جس چٹھی کا ذکر کیا ہے وہ بھی انگریزی میں ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھ کر ناظرین کرام کو اندازہ ہوسکیگا کہ منکرانِ خلافت نے ناواقفوں میں اپنے عقائد فاسدہ کے ذریعہ ہر دلعزیزی حاصل کرنے اور الٰہی کاروبار کو مٹانے کے لئے کہاں تک **ریشہ دوانیاں** کیں اور ناخنوں تک زور لگایا ہے مگر خدا کی شان دیکھئے کہ ہر جگہ انکے منصوبے ناکامی **نامرادی** کا ہی مُنہ دیکھتے ہیں اور انکے بالمقابل ہمارا سلسلہ **آسمانی تائید** و نصرت سے روز افزوں فروغ حاصل کر رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اگر مُنکرین کے دل میں کچھ بھی خوف خدا باقی ہے تو وہ ان حالات سے باسانی یہ سبق حاصل کرسکتے ہیں کہ اگر ہم واقعی برسرِ ناحق ہیں تو کیا معاذاللہ خدا بھی اپنی سنتِ قدیمہ کو ترک کرکے جھوٹوں کا ساتھ دے رہا ہے اور (بزعم خود) سچوں کو انکے آگے خائب و خاسر رکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ سچائی کی مخالفت نے ان کی آنکھوں پر کیسے پردے ڈالدیئے اور دلوں کو کیسا سخت کردیا ہے۔ انھیں اپنی ضد اور تعصب کے جوش میں اس بات کی بھی مطلق پرواہ نہیں ہی کہ خدا کے پیارے **محمود** (ایدہ اللہ) کی عداوت نے کن مذموم حالات تک انکی نوبت پہنچادی ہے۔ بہرحال مسٹر نوردیا کا خط یہ ہے

ایڈیٹر

مارشیس روزہل - ۲۴ - اگست

حضرت خلیفۃ المسیح (ایدکم اللہ) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت مارشیس کی پہلی رپورٹ پچھلے مہینے ارسال حضور کرچکا ہوں۔ افسوس کہ آج کی ڈاک سے ہمارے میر مجلس مسٹر امیر حسن روانۂ ہند ہوتے ہیں اور ہم انکے فیض صحبت سے محروم۔ یہاں سلسلہ حقہ کی تحریک بفضل خدا خوب ہورہی ہے اور بڑی کامیابی کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز مساعی کو بارآور کرے۔ یہاں مختلف موقعوں پر ہمارے تبلیغی لیکچر ہوچکے ہیں اور بہتوں کو حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صداقت کا یقین ہوتا جاتا ہے۔ اور لوگ ہمارے ساتھ ہوتے جاتے ہیں۔ اور یہاں کے بعض غیر احمدی اس نصرت الٰہی کو دیکھ دیکھ کر حیران ہیں۔ روزہل کے کم و بیش دو سو مسلمانوں میں سے ہمارا خیال ہے کہ ۸ فیصدی مخالف ہونگے باقی سب خدا کے فضل سے احمدی ہیں یا ہمارے ہم خیال و ہمدرد مگر ابھی علانیہ اپنے عقیدہ کے اظہار سے ڈرتے ہیں۔ یہاں درس قرآن کریم روز ہوتا ہے جس میں احمدیوں کے علاوہ سلسلہ حقہ سے ہمدردی اور حسن ظن رکھنے والے دیگر احباب بھی آجاتے ہیں بلکہ بعض ہندو دوست تک۔ خدا کی شان وہی مخالف جو ایک وقت اپنے تہواروں اور تقریبات شادی وغیرہ میں ہماری شرکت سے بیزار تھے آج تبدیل روش پر مجبور ہوکر باہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ایسے موقعوں پر ہمیں بھی مدعو کیا کریں۔ انکے مولوی مُلّاں ہمارے دلائل توڑنے سے قاصر ہیں۔ پرسوں ۲۲-اگست کو مسٹر مولابخش کے مکان پر انھیں ہمارے مقابلہ میں شکست فاش ہوئی۔ فالحمد للہ مسٹر مذکور ایک غیر احمدی ہے اس نے حیات اللہ نام ایک مولوی نوکر رکھا ہوا ہے جس نے ضیافت کرکے اپنی مدد کے لئے شبیر خان۔ نور محمد۔ ریاض الدین نام تین مولوی اور بھی بلائے تھے اور احمدی غیر احمدی سب اس میں شریک تھے۔ چاروں مولویوں نے خود تو باری باری تقریر کرلی۔ مگر جب ہماری طرف سے صوفی غلام محمد صاحب کی تقریر کا موقعہ آیا تو مزاحمت کرنے لگے (انکی اس ہٹ دھرمی سے) تمام مہمانوں کو پتہ لگ گیا کہ احمدی حق پر ہیں۔ اور انھوں نے ہمارے مخالفین کو بُرا قائل کیا +

ہم کو یہاں تقسیم کرنے کے لئے اردو۔ انگریزی۔ ہندی تامل اور گجراتی زبان میں تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت ہے اور الفضل کی بھی ہر اشاعت پر ۲ بیس کاپیاں آنی چاہئیں۔ نیز حقیقۃ النبوۃ کی کچھ جلدیں۔ حافظ غلام محمد صاحب ابھی روزہل پر ہی مقیم ہیں۔ مگر میں قصبہ پورٹ لوئی میں انکے واسطے مکان تلاش کررہا ہوں جہاں ہر شخص ان کا مشتاق ہے۔ تمام جزیرہ میں بفضل خدا انکی شہرت ہوگئی ہے اور لوگ ان کے علم و فضل کے مداح و معترف ہیں اور درس قرآن میں ان کی تفسیر سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ فالحمد للہ۔ جو ایک بار سن لے پھر برابر بلاناغہ وقت مقررہ پر حاضر ہوکر ۸ بجے سے رات کے ۱۱ بجے تک شریک درس رہتا اور ہمہ تن گوش ہوکے سنتا ہے +

اس عریضہ کے ساتھ ایک چٹھی مولوی محمد علی کی ارسال حضور کرتا ہوں۔ مَیں نے اِس کا اچھا جواب دے دیا ہے۔

والسلام - حضور کا وفادار ایم نوردیا

ترجمہ چٹھی مولوی محمد علی صاحب

اشاعت اسلام کالج لاہور

۲۳- فروری ۱۵ء

پیارے جناب اور بھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مورخہ ۱۳- جنوری

پہنچا۔ افسوس آپ کی مطلوبہ کتب لاہور میں نہیں مل سکتیں۔ میرا خیال ہے مسرز لیوزک اینڈ کو ۴۶ گریٹ رسل سٹریٹ لندن سے ملینگی یا آپ مولوی صدرالدین کو لکھیں۔ آپ فرمائیں تو آپکے دو روپے واپس بھیجدیئے جائیں۔ میں نے آپ کو کچھ پمفلٹ بھیجے ہیں۔ جن میں مرزا صاحب کی نبوت کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ صاحبزادہ (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔ ایڈیٹر) ایسے عقائد کی اشاعت کر رہا ہے۔ جو یہی نہیں کہ مرزا صاحب کی اپنی تعلیمات کے برخلاف ہیں۔ بلکہ خود سلسلہ کی آئندہ توقعات کے حق میں بھی مہلک ہیں۔ مجھے مولوی غلام محمد کے مارشیس جانے کی خوشی ہے۔ لیکن آپ انکو سمجھا دیں کہ وہاں یہ عقائد نہ پھیلائیں کہ **مسیح موعود مجدد نہیں بلکہ حقیقی نبی تھے**۔ اور اسی لئے ان کے منکر تمام مسلمانان عالم کافر ہیں۔ یہاں ہندوستان میں ان دو عقیدوں سے سلسلہ کو نقصان عظیم پہنچا ہے۔ پس وہاں انکو شروع ہی میں ملیا میٹ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں میں سچا جوش پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جب تم انہیں ایک گدی کے آگے سر تسلیم خم کرا دوگے تو سلسلہ مسیح موعود کی شہرۂ آفاق اہمیت مفقود ہو جائیگی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مولوی غلام محمد وہاں بھی اختلافات کا مسئلہ چھیڑ دینگے اور اس طرح فائدہ کی نسبت سلسلہ کو نقصان زیادہ پہنچیگا۔ مجھے امید ہے کہ جیسے بن پڑے آپ انہیں اس غلطی سے آگاہ کرنے میں ساعی ہونگے۔ لوگ مرزا صاحب کو مسیح موعود تو مان لینگے اور داخل سلسلہ ہو جائینگے مگر فلاں وفلاں کو خلیفہ مانکر کوئی احمدی نہیں بنیگا۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ ایک غیر مسلم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاکر مسلمان ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک غیر احمدی حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت کو مانکر احمدی بن جاتا ہے۔ میں آپکو چند روز میں کچھ رسالے بھیجونگا۔

آپ کا ۔۔۔۔ محمد علی

واضح ہو کہ پروفٹ کا لفظ نبی سے زیادہ اہم قابل لحاظ ہے (الحق)

مشرقی افریقہ کمپالہ۔ علاقہ یوگنڈا مقبوضہ برطانیہ سے ہمارے مکرم بھائی فضل الدین صاحب کی جو چٹھی انہی دنوں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچی ہے اس میں جماعت کے لئے بعض ایسی خبریں ہیں جنپر احمدی دوستوں کو بہت بہت سجدات شکر بجا لانے چاہئیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ بعض احباب کی چٹھیاں ہندوستان سے ایسے مضامین کی پہنچی ہیں جنمیں حضرت امامنا و مرشدنا سے منحرف اور بدظن کر کے نئی انجمن (یعنی اشاعت اسلام لاہور) کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ مگر میں انکے کاموں اور انکے عقائد سے بالکل بیزار ہوں۔ اس چٹھی میں یہ بھی ذکر ہے کہ وہاں عید کی نماز میں چار ہزار کے قریب عرب اور سوہیلی لوگ تھے۔ قریباً نصف عورتیں تھیں ان سب کا ملکر تحمید الٰہی کے نغمے گانا اور درود شریف با آواز بلند پڑھنا۔ ایک شاندار نظارہ تھا۔ جسے دیکھکر خوشی ہوتی کہ ایسی وحشی قوم میں بھی جو جنگلی جانوروں کی سی زندگی بسر کرتی ہے اسلامی شعار اور دینداری کا احساس رسول کریم کی قوت قدسی نے ڈال دیا ہر ایک عورت ایک ایک بوتل پانی کی لائی اور وضو کر کے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے مصلے پر ایک قطار میں بیٹھ گئی۔ خطبہ پڑھنے کے لئے عرب دوستوں نے مجھے منتخب کیا۔ مگر میں بیماری کی نقاہت کے سبب کھڑا نہ ہوسکا۔ میں نے ان لوگوں سے قادیان کے واسطے صدقہ عید الفطر مانگا جو انہوں نے بڑی خوشی اور فراخ حوصلگی سے دیا۔ حالانکہ یہ بالکل غریب لوگ ہیں۔ وہ نہیں صرف ایکدفعہ کھاتے ہیں۔ انکی خوراک ایک قسم کا کیلا ہے۔ ایک وقت کے کھانے کی قیمت بمشکل دو سنٹ (قریباً ڈیڑھ پیسہ) ہوتی ہوگی۔ لہذا جو کچھ انہوں نے ازراہ اخلاص دیا بس غنیمت ہے

بقیہ دیکھو صفحہ ۲ نمبر